☆...... ڈیجیٹل کیمرہ سے متعلق دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کی طرف سے جو فتویٰ دیا گیا ہے وہ حاجتِ شرعیہ (ضرورت کے موقع پر) استعمال کے لیے دیا گیا ہے۔

☆...... ڈیجیٹل کیمرہ کی جس تصویر کی گنجائش دی گئی ہے، اس سے مراد اس چیز کی تصویر ہے جس کو خارج میں بغیر تصویر کے دیکھنا بھی جائز ہے، اور جس چیز کو خارج میں بغیر تصویر کے دیکھنا جائز نہیں اس کی تصویر یا ویڈیو بنانا بھی جائز نہیں، لہٰذا دارالعلوم کراچی کے فتویٰ کا تعلق اس چیز کی ڈیجیٹل تصویر سے ہے جس کو خارج میں دیکھنا جائز ہو اور جس چیز کو خارج میں دیکھنا جائز نہیں، اس کی تصویر کو جامعہ دارالعلوم کراچی کے فتویٰ سے ہرگز جائز قرار نہیں دیا گیا ہے، لہٰذا جامعہ دارالعلوم کراچی کی طرف مطلقاً تصویر کے جواز کی نسبت کرنا بالکل درست نہیں۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

2011/9
269

بخدمت جناب حضرات مفتیان کرام مدظلہم

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ڈیجیٹل کیمرہ اور موبائیل فون سے لی گئی تصاویر سے متعلق دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کا مؤقف جامعہ کے فتاویٰ سے واضح ہے کہ "جب تک ان آلات سے کھینچی گئی تصویر کسی کاغذ پر پرنٹ نہ ہو تو شرعاً تصویرِ محرّم میں داخل نہیں ہے"

لیکن آجکل یہ صورتحال نظر آرہی ہے کہ کیمرے والے موبائیل فون عام ہونے کی بناء پر لوگ دانستہ یا نادانستہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے فتویٰ کا غلط استعمال کررہے ہیں، لوگ اپنے موبائیل میں غیر اخلاقی تصاویر اور ویڈیوز رکھتے ہیں، نامحرم افراد کی تصاویر کھینچتے ہیں، بلاضرورت تصاویر یا ویڈیو بناتے ہیں، جب انکو منع کیا جاتا ہے تو وہ فوراً دارالافتاء دارالعلوم کراچی کے فتویٰ کا حوالہ دیتے ہیں۔

اس حوالہ سے دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کے مفتیانِ کرام اور اکابر حضرات مدظلہم کی طرف سے زبانی طور پر مختلف مواقع پر نکیر سامنے آئی ہے، لہٰذا اس ساری صورتحال کے پیشِ نظر چند سوالات کے جوابات آپ حضرات سے مطلوب ہیں، تاکہ دارالعلوم کراچی کے فتویٰ کے غلط استعمال سے روک تھام کی جاسکے۔

۱۔ کیا ڈیجیٹل کیمرے سے نامحرم کی تصاویر لینا یا نامحرم افراد کا ایک دوسرے کو دیکھنا شرعاً جائز ہے؟

۲۔ کیا ڈیجیٹل یا نان ڈیجیٹل کیمرے سے فحش اور ناجائز مناظر کی تصاویر لینا اور اپنے موبائیل میں محفوظ کرنا [redacted] جائز ہے؟

۳۔ کیا فحش یا ہنسی مذاق پر مشتمل تفریحی ویڈیوز دیکھنا شرعاً جائز ہے؟

براہِ کرم مذکورہ سوالات کے جوابات عنایت فرمادیں تاکہ ڈیجیٹل تصویر سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی غلط فہمی دور ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو بہترین جزائے خیر عطاء فرمائے۔

والسلام

محمد جنید

کراچی

0333-2434262

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دارالافتاء

الجواب حامداً ومصلیاً

اصل سوالات کے جوابات سے پہلے بطورِ تمہید یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ڈیجیٹل کیمرہ کی تصویر سے متعلق مسئلہ میں دو باتیں الگ الگ ہیں:

۱۔ ڈیجیٹل کیمرہ سے لی گئی نفسِ تصویر کا شرعی حکم

۲۔ ڈیجیٹل کیمرہ سے ناجائز تصاویر یا ویڈیوز بنانا

اس میں سے پہلی بات یعنی نفسِ تصویر کا حکم جامعہ دارالعلوم کراچی کے حضرات اکابر حفظھم اللہ کے نزدیک وہی ہے جو سائل نے ذکر کیا ہے، یعنی ڈیجیٹل کیمرے سے لی گئی تصویر کا جب تک پرنٹ نہ لیا گیا ہو یا اسے پائیدار طریقے سے کسی چیز پر نقش نہ کیا گیا ہو اُس وقت تک وہ تصویرِ محرم میں داخل نہیں، بشرطیکہ اس تصویر یا ویڈیو میں نامحرم افراد نہ ہوں، فحش مناظر نہ ہوں۔

البتہ دوسری بات سے متعلق یہ جاننا ضروری ہے کہ ڈیجیٹل کیمرہ کی جس تصویر کی گنجائش دی گئی ہے اس سے مراد اس چیز کی تصویر ہے جس کو خارج میں بغیر تصویر کے دیکھنا بھی جائز ہے، اور جس چیز کو خارج میں بغیر تصویر کے دیکھنا جائز نہیں اس کی تصویر یا ویڈیو بنانا بھی جائز نہیں، لہذا جامعہ دارالعلوم کراچی کے فتوی کا تعلق اس چیز کی ڈیجیٹل تصویر سے ہے جس کو خارج میں دیکھنا جائز ہو، اور جس چیز کو خارج میں دیکھنا جائز نہیں اس کی تصویر کو جامعہ دارالعلوم کراچی کے فتوی میں ہرگز جائز قرار نہیں دیا گیا ہے، لہذا جامعہ دارالعلوم کراچی کی طرف مطلقاً تصویر کے جواز کی نسبت کرنا بالکل درست نہیں۔

اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کے جوابات ملاحظہ ہوں:

﴿۱-۲﴾......ڈیجیٹل یا نان ڈیجیٹل کیمرہ سے نامحرم افراد کی تصویر لینا یا فحش اور ناجائز مناظر کی تصاویر محفوظ کرنا یا موسیقی کے ساتھ مناظر کو محفوظ کرنا اور دیکھنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

﴿۳﴾......ڈیجیٹل کیمرہ سے بنائی گئی ایسی ویڈیو جس میں جائز حدود میں تفریحی مواد ہو اسے دیکھنا شرعاً جائز ہے، لیکن جس ویڈیو کے اندر نامحرم خواتین کی تصویر ہو یا موسیقی ہو یا فحش مناظر ہو ایسی تفریحی ویڈیو دیکھنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

واضح رہے کہ ڈیجیٹل کیمرہ سے متعلق دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کی طرف سے جو فتویٰ دیا گیا ہے وہ حاجتِ شرعیہ (ضرورت کے مواقع پر) استعمال کے لئے دیا گیا ہے، لہذا بلا ضرورتِ شرعیہ محض تفریح یا یادگار کے لئے استعمال کرنے سے احتیاط کرنا بہتر ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد طلحہ اقبال عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۸/۴/۱۴۳۷ھ

[signatures and stamps: دارالافتاء — مفتی]